برطانوی وزیراعظم یورپی یونین کی زد میں

تحریر: سہیل احمد لون

نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط برطانیہ کی یورپی یونین سے شراکت بالآخر 31 دسمبر 2020ء کی درمیانی شب اختتام پزیر ہوجائے گی۔ نئے سال کی آمد پر دوطرح کی تبدیلیاں دیکھنے کو ملیں گی، ایک تبدیلی یہ ہوگی کہ کرونا وائرس اور لاک ڈاؤن کے باعث اس مرتبہ روائتی انداز میں سال نو نہیں منایا جائے گا اور دوسری طرف سال نو کی آمد برطانوی شہریوں کے لیے ایک بڑی تبدیلی لے کر آئے گا۔ 31 دسمبر کی درمیانی شب بریگزٹ کا ٹرانزیشن پیریڈ پورا ہوجائے گا اس کے بعد برطانیہ یورپ کی واحد منڈی اور کسٹم یونین سے باہر نئی زندگی کا باقاعدہ آغاز کرے گا۔ بریگزٹ دراصل اب تک دو برطانوی وزرائے اعظم کو نگل چکا ہے اور تیسرے وزیراعظم بورس جانسن کے ہاتھ میں تجارتی معاہدے کی گھنٹی تھما دی گئی ہے کہ وہ ڈیل یا نو ڈیل کس پر اس کا اختتام کرتے ہیں۔ برطانیہ کی معیشت کووڈ 19 کی وجہ سے پہلے ہی پستی کی طرف گامزن ہے اور ایسے میں اگر نو ڈیل کے ساتھ سال نو کا آغاز ہوتا ہے تو اس میں کوئی دورائے نہیں کہ بریگزٹ تیسرا برطانوی وزیراعظم بھی نگل جائیگا۔ بریگزٹ کے لیے 23 جون 2016ء کو برطانیہ میں ریفرنڈم کروایا گیا تھا جس کا نتیجہ 51.89% بریگزٹ کے حق میں اور 48.11% کے خلاف آیا۔ ڈیوڈ کیمرون نے انتخابی مہم میں یورپی یونین میں رہنے یا نہ رہنے کے لیے ریفرنڈم کروانے کا وعدہ کیا تھا جسے سیاسی وعدہ نہیں سمجھا بلکہ اس پر عمل درآمد بھی کروایا گیا۔

برطانیہ کی یورپی یونین میں ممبرشپ کی ایک تاریخ ہے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد معاشی تعاون کو فروغ دینے کے لیے 1951ء میں پیرس معاہدے کے تحت مغربی جرمنی، ہالینڈ، فرانس، بیلجیم، لکسمبرگ اور اٹلی نے European Coal and Steel Community (ECSC) کی بنیاد رکھی جس میں برطانیہ کو مدعو نہ کیا گیا۔ 1957ء میں ان چھ ممالک نے معاہدہ روم کے تحت دو مزید تنظیموں European Atomic Energy Community (Euratom) اور European Economic Community (EEC) یورپی معاشی برادری کی بنیاد رکھی۔ 1960ء میں برطانیہ، آسٹریا، ڈنمارک، ناروے، پرتگال، سویڈن، اور سویٹزرلینڈ نے ملکر ECC کے حریف کے طور پر یورپین فری ٹریڈ ایسوسی ایشن کی بنیاد رکھی۔ 1963ء میں برطانیہ نے پہلی مرتبہ ای سی سی (ECC) میں شمولیت کی درخواست دی تو فرانس کے صدر Charles de Gaulle نے اسے ویٹو کردیا۔ 1965ء میں Euratom اور ECSC کا انضمام عمل میں آیا۔ 1967ء میں لیبر پارٹی کے سربراہ اور برطانوی وزیراعظم Harold Wilson نے دوبارہ ای سی سی میں شمولیت کی درخواست دی جسے ایک مرتبہ پھر فرانسیسی صدر چارلس ڈی گاؤلے نے مسترد کر دیا۔ 1968ء میں ان چھ یورپی ممالک نے ملکر کسٹم یونین کی تشکیل دی جس کے تحت آپس میں ٹریڈ کرتے وقت ہر قسم کی درآمدی ڈیوٹی کو ختم کردیا گیا۔ 1973ء میں کنزرویٹو پارٹی کے برطانوی وزیراعظم Edward Heath نے ای سی سی میں شمولیت کی کوشش کی جو کامیاب رہی۔ اس کے ساتھ ڈنمارک، آئرلینڈ اور ناروے نے بھی ECC میں شمولیت اختیار کی۔ برطانیہ کو ECC میں باقاعدہ شمولیت

کے لیے عوامی رائے عامہ کی کسوٹی سے بھی گزرنا پڑا۔ 5 جون 1975ء میں برطانیہ میں یورپی یونین میں شامل ہونے کے لیے ریفرنڈم کروایا گیا جس میں یہ سوال رکھا گیا "کیا آپ کو لگتا ہے کہ برطانیہ کو یورپی برادری یعنی کامن مارکیٹ میں رہنا چاہئے؟" جس میں 67 فیصد لوگوں نے یورپی یونین میں رہنے کے لیے ووٹ دیا۔ 1979ء میں پہلی مرتبہ یورپین پارلیمنٹ کے انتخابات منعقد ہوئے جس کے بعد کرنسی کے تبادلے کی شرح طریقہ کار بھی تشکیل دیا گیا جس کا مقصد ECC ممالک میں کرنسی کے تبادلے میں مناسب ہم آہنگی رکھنا اور مستقبل میں ایک کرنسی کا اجراء آسان بنانا تھا۔ 1981ء میں یونان، سپین اور پرتگال نے بھی یورپی یونین میں شمولیت اختیار کی۔ 1984ء میں برطانیہ اور ECC کے درمیان پہلی مرتبہ تناؤ اس وقت دیکھنے میں آیا جو کنزرویٹو پارٹی کے برطانوی وزیر اعظم مارگریٹ تھیچر نے ECC بجٹ میں برطانوی ادائیگیوں کو کم کرنے کی بات کی۔ اگرچہ برطانیہ اس وقت کے ECC ممالک میں تیسرا غریب ترین ملک تھا اس کے باوجود وہ دیگر ممالک کے مقابلے میں زیادہ معاوضہ ادا کر رہا تھا۔ وزیر اعظم تھیچر کی بات چیت کے ذریعے 80 کی دہائی میں برطانیہ کے بجٹ کو بیس فیصد سے کم کر کے بارہ فیصد تک کر دیا گیا۔ 1985ء میں ECC نے Schengen معاہدے پر دستخط کیے جس کی رو سے تمام ممالک کے بارڈر کھول دیئے گئے اس میں برطانیہ نے حصہ نہ لیا۔ 1986ء میں سنگل یورپین ایکٹ کے معاہدے پر دستخط کئے گئے جو 1992ء تک لاگو رہا۔ 1992ء میں Maastricht معاہدہ کیا گیا جس کے تحت یورپی یونین EU تشکیل دیا گیا جس میں ECC کا نام بدل کر صرف EC یورپی برادری رکھا گیا۔ یورپی یونین کی تشکیل یورپی اقوام کو سیاسی اور معاشی طور پر مربوط کرنے کے لیے کی گئی تھی جس میں متحدہ خارجہ پالیسی، مشترکہ شہریت کے حقوق اور ایک کرنسی یورو کا اجراء تھا، کرنسی کے معاملے میں برطانیہ ساتھ نہیں تھا۔ 1995ء میں آسٹریا، فن لینڈ اور سویڈن نے بھی یورپی یونین میں شامل ہوئے۔ 1997ء میں ایمسٹرڈیم معاہدہ طے پایا جس کا مقصد سیکورٹی کی پالیسی کو مزید فروغ دینا، روزگار کے عمل کو مزید بہتر کرنا اور نئی معاشرتی تحفظ کی پالیسیاں مرتب کرنا تھا۔ 1997ء میں لیبر پارٹی کے ٹونی بلیئر بھاری اکثریت سے منتخب ہو کر برطانیہ کے وزیر اعظم بنے تو یورپی یونین سے تعلقات از سر نو مضبوط کرنے کے لیے کافی کام کیا۔ یورپی یونین نے برطانیہ کے گائے گوشت کی درآمدی کی پابندی لگائی تھی جو ٹونی بلیئر کی کاوش سے 1999ء ہٹالی گئی۔ لیکن فرانس نے برسوں تک اس پابندی کو برقرار رکھا تھا۔ یورپ اور برطانیہ میں صرف گائے کے گوشت پر ہی سفارتی جنگ نہیں لڑی گئی بلکہ برطانوی چاکلیٹس کی یورپ میں فروخت پر پابندی کے سلسلے میں بھی 27 برس کی طویل جنگ لڑی گئی جسے بالآخر لکسمبرگ میں یورپی عدالت کے فیصلے کے بعد 2000ء میں فروخت کرنے کی اجازت دی گئی۔ یورپی ممالک کا استدلال یہ تھا کہ برطانیہ چاکلیٹس میں صرف کوکو مکھن استعمال کرے، عام سبزیوں کا تیل استعمال نہ کرے۔ 2001ء میں نائس معاہدہ سائن کیا گیا جس کا مقصد یورپی یونین کے اداروں کا اصلاح اور دفاعی اور عدالتی تعاون کو تقویت پہنچانا تھا۔ 2002ء میں یورپی یونین میں سنگل کرنسی یورو کا اجراء کیا گیا۔ 2004ء میں سائپرس، جمہوریہ چیک، استونیا، ہنگری، لتویا، مالٹا، لیتھونیا، سلواکیہ، پولینڈ اور سلووینیا نے بھی یورپی یونین میں شمولیت کی۔ 2005ء میں فرانس اور ہالینڈ میں ریفرنڈم کے بعد یورپی یونین میں آئین بنانے کے اقدام کو مسترد کیا گیا۔ 2007ء میں یورپی یونین کے باضابطہ آئین کے منصوبوں کے خاتمے کے بعد ممبر ممالک نے لزبن معاہدے پر

دستخط کیے جس کے بعد برسلز کو وسیع تر اختیارات مل گئے۔ 26 ممالک نے لائیوٹی وی پر اس ''متنازعہ'' معاہدے پر دستخط کئے تو لیبر پارٹی کے وزیراعظم گورڈن براؤن نے اس میں شرکت نہ کی۔ اس وقت رومانیہ اور بلغاریہ بھی یورپی یونین کا حصہ بن گئے۔ 2009ء میں وسیع پیمانے پر اقتصادی پریشانیوں کے بعد یوروزون عالمی مالیاتی بحران بھڑک اٹھا۔ برطانیہ کے مالی شعبے کے تحفظ کے مفاد میں، ڈیوڈ کیمرون 2011ء میں یورپی یونین کے معاہدے کو ویٹو کرنے والے پہلے برطانوی وزیراعظم بنے۔ 2015ء میں یورپی یونین کو مہاجر بحران کا سامنا کرنا پڑا، مہاجرین اور تارکین وطن نے بحیرہ روم یا جنوب مشرق یورپ کے راستے یورپ میں اسائلم کی غرض سے داخل ہونا شروع کردیا۔ 2015ء میں ڈیوڈ کیمرون جب دوبارہ وزیراعظم منتخب ہوئے تو انہوں نے برطانیہ اور یورپی یونین میں تعلقات کی بحالی کے لیے یورپی یونین سے بات چیت کا سلسلہ شروع کیا جس میں کیمرون نے تارکین وطن کی فلاحی ادائیگیوں میں تبدیلی، مالی تحفظات اور برطانیہ کے یورپی یونین کے ضوابط کو روکنے کے آسان طریقے شامل تھے، جس میں ان کو خاطر خواہ کامیابی نہ ملی تو ڈیوڈ کیمرون نے بریگزٹ ریفرنڈم کروانے کا اعلان کردیا۔ 23 جون 2016ء میں برطانیہ میں بریگزٹ کے لیے ریفرنڈم ہوا جس میں 51.9% لوگوں نے یورپی یونین سے نکلنے کے حق میں ووٹ دیئے۔ تھریسامے جو ڈیوڈ کیمرون کے استعفی دینے کے بعد وزیراعظم بنی تھیں، اکتوبر 2016ء میں برطانیہ کے یورپی یونین سے علیحدگی کا باضابطہ نوٹس دے دیا اور یورپی یونین سے متعلق معاہدے کے آرٹیکل 50 پر دستخط کرنے کا اعلان کردیا۔ 2021ء میں برطانیہ کو کرونا وائرس کے ساتھ بریگزٹ کے اثرات کا سامنا بھی ہوگا۔ معاشی ماہرین کے مطابق برطانیہ میں لباس، کیمیکل، دوا سازی، موٹر مینوفیچرنگ، زراعت انڈسٹریز کافی متاثر ہونگی۔ صنعتوں میں مزدور طبقے کو بھی معاشی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ نئے سال کے پہلے چھ ماہ میں جی ڈی پی کی نمو بھی خاصی متاثر ہونے کا امکان ہے۔ برطانیہ کے یورپی یونین سے عملی طور پر علیحدگی کے بعد وزیراعظم بورس جانسن کے لیے معاشی استحکام پیدا کرنا سب سے بڑا امتحان ہوگا...... ورنہ بریگزٹ برطانوی وزرائے اعظم کو نگلنے کی ہیٹ ٹرک مکمل کرکے ایک نئی تاریخ رقم کرے گا۔

تحریر: سہیل احمد لون
سربٹن۔ سرے

20-12-2020